تبلیغ دین میں قرآن کا انداز تبشیر اور اس کے اثرات

The Qur'anic style of Tidings/Evangelism and its Effects in Preaching the Religion

Talib Ali Aiwan *

Abstract

This is the unique style and manner of the Holy Qur'an that where it describes the punishment for its disbelievers, it also conveys the message of encouragement, rewards, good news and good news to its believers. It is an indisputable fact that the Qur'an's style of preaching as well as its style of encouragement/reward is quite effective in the propagation of the religion. Tidings/Evangelism is very handy/helpful way in preaching the true spirit of Islam. The method of preaching in the propagation of religion has proved to be more appropriate, better and effective, which makes the position and status of this subject clear.

Keywords: Preaching, Islam, Qur'an, Style, Tidings/ Evangelism, Effects.

موضوع کا تعارف:

قرآن کریم کا یہ منفرد اسلوب اور انداز ہے کہ جہاں وہ اپنے منکرین کے لیے عذاب و سزا کا بیان فرماتا ہے تو ساتھ ہی اپنے ماننے والوں کے لیے ترغیب، انعامات، بشارت اور خوشخبری کا پیغام بھی دیتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تبلیغ دین کے سلسلہ میں قرآن کے انداز تنذیر کے ساتھ ساتھ قرآن کے انداز تبشیر بھی کافی حد تک کارفرما رہا ہے۔ انداز تبشیر سے لوگ جلد اس کام کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ تبلیغ دین میں انداز تبشیر زیادہ مناسب، بہتر اور موثر ثابت ہوا ہے، اس سے ہی اس موضوع کا مقام و مرتبہ واضح ہو جاتا ہے۔

تبلیغ دین کا معنی و مفہوم:

"بلغ یبلغ تبلیغا" کے معنی "پہنچانا" کے ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں "تبلیغ دین" سے مراد اسلامی تعلیمات و احکامات کو دوسرے لوگوں تک پہنچانا ہے۔

قرآن اور تبلیغ دین:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یآ ایھا الرسول بلغ مآ انزل الیك من ربك ۔"[1]

ترجمہ: "اے پیغمبر! جو ارشادات تیرے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں (وہ) سب لوگوں تک پہنچا دو۔"

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" ادع الٰی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة ۔"[2]

ترجمہ: " (اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔"

* Ph.D Research Scholor, University of Gujrat, Gujrat.

ساری امت کے بارے میں فرمایا:

"كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله۔"[3]

ترجمہ: "(مومنو) جتنی امتیں (قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیکی کے کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

تبلیغ دین اور حدیث رسول ﷺ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

"بلغوا عنی ولو اية۔"[4]

ترجمہ: " میری طرف سے ایک آیت بھی ہو تو اسے آگے پہنچاو۔"

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وہ علم جو وراثت میں مجھ سے قرآن وسنت کی شکل میں چلتا آرہا ہے اسے لوگوں تک پہنچاؤ، اگرچہ وہ جو تم لوگوں تک پہنچاؤ قرآن کریم کی ایک آیت جتنا تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

"آیۃ" کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔ اس لحاظ سے حضور ﷺ کے معجزات، احادیث، احکام، قرآنی آیات سب ایتیں ہیں۔ اصطلاح میں قرآن کے اس جملے کو آیت کہا جاتا ہے جس کا مستقل نام نہ ہو۔ نام والے مضمون کو "سورۃ" کہتے ہیں۔ یہاں آیت سے لغوی معنی مراد ہیں یعنی جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو وہ دوسرے کو پہنچادے۔ تبلیغ صرف علماء دامت فیوضھم پر فرض ہے، ہر مسلمان بقدر علم مبلغ ہے اور ہو سکتا ہے کہ آیت کے اصطلاحی معنی مراد ہوں اور اس سے آیت کے الفاظ معنی مطلب مسائل سب مراد ہوں یعنی جسے ایک آیت حفظ ہو اسکے متعلق کچھ مسائل معلوم ہوں لوگوں تک پہنچائے، تبلیغ بھی بڑی اہم عبادت ہے۔[5]

ایک اور جگہ فرمایا:

" من دل علی خير فله مثل اجرفاعله۔"[6]

ترجمہ: "نیکی کی راہ بتلانے والا اور نیکی کرنے والا برابر ہے۔"

اس حدیث مبارکہ ﷺ کی رو سے نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا، مشورہ دینے والا سب ثواب کے مستحق ہیں۔ یعنی ایک مبلغ کو بھی اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا کہ اس پر عمل کرنے والے کو ملے گا۔

"تبشیر" کا معنی و مفہوم:

" بشر يبشر تبشيرا" کے معنی " بشارت دینا، خوشی پہنچانا، خوشخبری دینا" کی ہیں۔ "بشارت" "بشری" اور "مبشرات" ایسے کلمات ہیں جن سے امید کی کرنیں پھوٹتی ہیں، جوش و جذبہ کو نئی زندگی ملتی ہے، یہ الفاظ ناامیدی اور مایوسی کا علاج کرتے ہیں، یہی کلمات اللہ کے کئے ہوئے وعدوں پر اعتماد کا سبب بنتے ہیں، جن سے تمام پریشانیاں زائل ہو جاتی ہیں۔[7]

جب مطلق طور پر لفظ "بشارت" بولا جائے تو اسکا مطلب اچھا ہی ہوتا ہے، لیکن اگر اس سے الٹ معنی مراد ہو تو کسی قید کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے، قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر بشارت کی مختلف صورتیں ہیں، کیونکہ قرآن بشارتوں کا وسیع میدان ہے۔

اصطلاحی معنوں میں "تبشیر" سے مراد لوگوں کو اسلامی تعلیمات واحکامات پر عمل پیرا کرنے کے لیے بشارتیں (خوشخبری) دینا تاکہ وہ ان بشارتوں اور خوشخبریوں کی بدولت احکام الٰہیہ پر عمل پیرا ہوں۔

اس موضوع پر تحقیق کی ضرورت واہمیت:

یہ بڑا اہم موضوع ہے اسی لیے اس موضوع پر تحقیق کی بھی بڑی ضرورت واہمیت ہے۔ اکثر سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ مبلغین زیادہ تر انداز تنذیر سے کام لیتے ہوئے لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے ہیں۔ وقت کی یہ ضرورت ہے کہ تبلیغ دین میں "تبشیر" کو اپنایا جائے تو یہ ایک مثبت اور کارگر انداز ثابت ہو سکتا ہے۔

بشارت کی مختلف صورتیں:

سب سے پہلی بشارت ہمارے لیے یہ کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو ہر چیز کے متعلق راہنمائی کیلئے نازل فرمایا، اور یہ قرآن:

"وھدی ورحمة وبشری للمسلمین۔"[8]

ترجمہ: "اور (اس میں) مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔"

"يهدي للتي هي أقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات أن لهم أجرا كبيرا۔"[9]

ترجمہ: "یہ قرآن تو وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں انھیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔"۔

قرآنی آیات مومنین کے لیے راحت وتسکین قلب کا باعث ہیں، دل میں ان بشارتوں کو سن کہ ٹھنڈ سی پڑ جاتی ہے، حضرت جبریل علیہ السلام نے ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ سے فرمایا: "یہ جو دروازہ آج آسمان میں کھلا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا"، اس سے ایک فرشتہ نیچے اترا، تو جبریل نے اس فرشتے کے بارے میں کہا: "یہ فرشتہ زمین پر جو نازل ہوا ہے، آج سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں آیا" اس فرشتے نے سلام کیا، اور کہا: "آپ دونوروں کے ملنے پر خوش ہو جائیں، یہ نور آپ سے پہلے کسی نبی کو عنائت نہیں کئے گئے، اور وہ ہیں، سورہ فاتحہ، اور سورہ بقرہ کی آخری آیات، آپ ان میں سے جو کچھ بھی پڑھیں گے اللہ تعالی آپکو عنائت فرمائے گا۔" [10]

رسول اکرم ﷺ بھی مبشر ہیں، وہ خوشخبری دیتے ہیں اور ڈراتے بھی ہے، فرمان باری تعالی ہے:

"وما أرسلناك إلا مبشرا ونذيرا۔"[11]

ترجمہ: "اور (اے نبی) ہم نے تو آپ کو بس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے خوشخبری دینے کی ترغیب بھی دی اور نفرتیں پھیلانے سے منع فرمایا اور کہا: (خوشخبریاں سنانا، نفرتیں مت ڈالنا، آسانی

پیدا کرنا، تنگی میں مت ڈالنا) اور اپنے صحابہ کرام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: (تم دونوں! لوگوں کو دعوت دینا، اور خوشخبری سنانا، نفرتیں مت ڈالنا، آسانیاں پیدا کرنا، اور تنگی میں مت ڈالنا)

خوشخبری دینے اور ڈرانے کے درمیان توازن قائم رکھنا نبی مکرم ﷺ کا طریقہ ہے، یہی بہترین منہج ہے، کہ ہم اللہ کی رحمت سے پر امید رہیں اور ساتھ ساتھ اس کے عذاب سے بھی ڈریں۔ کسی بھی خوشخبری سننے کے بعد نیکی، اور اطاعت کے جذبات میں ولولہ پیدا ہو جاتا ہے اور نیکی اور تقوی مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔

کسی کو خوشخبری دینے سے معنوی طور پر مضبوط قسم کی ڈھارس باندھی جاتی ہے، جو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کیلئے اللہ نے خوشخبری سنائی ہے، فرمایا:

"وأنابوا إلى الله لهم البشرى۔"[12]

ترجمہ: "اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ان کے لئے بشارت ہے لہذا میرے بندوں کو بشارت دے دیجئے۔"

سورہ یونس میں متقی و پرہیزگار افراد کے لیے کامیابی کی بشارت دی گئی ہے، فرمایا:

"الذين آمنوا وكانوا يتقون۔ لهم البشرى في الحياة الدنيا وفي الآخرة۔"[13]

جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

اللہ کے مجاہدین کے لیے بھی رحمت الٰہی اور رضائے الٰہی کی خوشخبری دی گئی ہے، فرمایا:

"الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله بأموالهم وأنفسهم أعظم درجة عند الله وأولئك هم الفائزون۔۔ يبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم۔"[14]

ترجمہ: "جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے اموال اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اللہ کے ہاں ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور رضامندی کی خوشخبری دیتا ہے اور ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کی نعمتیں دائمی ہیں۔"

اور جبکہ صبر کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وبشر الصابرين ۔ الذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنا لله وإنا إليه راجعون ۔ أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون۔"[15]

ترجمہ: "اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ کہ جب انہیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ: ہم (خود بھی) اللہ ہی کی ملکیت ہیں۔ اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔"

اولیاء اللہ کیلئے دونوں جہانوں میں خوشخبری ہے فرمایا:

"ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۔ الذين آمنوا وكانوا يتقون ۔ لهم البشرى في الحياة الدنيا وفي الآخرة۔"[16]

ترجمہ: "سن لو! جو اللہ کے دوست ہیں انھیں نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔"

ایک مومن کے لئے ابتدائی خوشخبری ہوتی ہے کہ لوگ اس کے چھپے ہوئے کاموں کی تعریف کریں کہ اس نے چھپانے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ نے لوگوں کے سامنے واضح کر دیا، چنانچہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: "اس شخص کے بارے میں بتائیں جو نیکی کا کام کرتا ہے اور لوگ اسکے اس عمل پر تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں" آپ نے فرمایا: (یہی تو مؤمن کیلئے ابتدائی خوشخبری ہے)۔ "اچھے خواب بھی بشارتوں کی ایک شکل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نبوت میں سے صرف مبشرات ہی باقی رہ گئی ہیں) صحابہ کرام نے عرض کیا: "مبشرات" کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اچھے خواب مبشرات ہیں۔" [17]

نرینہ اولاد کے حصول پر خوش ہونا اور دوسروں کو مبارک باد دینا مسنون ہے، جبکہ بیٹی کو اپنے لئے بوجھ سمجھنا اور اسے منحوس جاننا، اللہ کے ہاں مذموم فعل ہے، اس لئے کہ:

"يخلق ما يشاء يهب لمن يشاء إناثا ويهب لمن يشاء الذكور ۔ أو يزوجهم ذكرانا وإناثا۔"[18]

ترجمہ: "وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے جسے چاہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے لڑکے۔ یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے۔"

اور بیٹی کے بارے میں مشرکین کے مذموم فعل کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

" وإذا بشر أحدهم بالأنثى ظل وجهه مسودا وهو كظيم ۔ يتوارى من القوم من سوء ما بشر به أيمسكه على هون أم يدسه في التراب ألا ساء ما يحكمون۔"[19]

ترجمہ: "اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔ اور دی ہوئی خبر سے عار کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے کہ) آیا اس لڑکی کو ذلت کے باوجود زندہ ہی رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے؟ دیکھو یہ لوگ کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں۔"

ہواؤں کے چلنے کو بھی مبشرات میں سے شمار کیا گیا، فرمان باری تعالی ہے:

"ومن آياته أن يرسل الرياح مبشرات وليذيقكم من رحمته ولتجري الفلك بأمره ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون۔" [20]

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو خوشخبری دینے والی بنا کر بھیجتا ہے اور اس لئے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے، نیز اس لئے کہ اس کے حکم سے کشتیاں رواں ہوں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔"

اللہ کے اولیاء اور اسکے خاص بندوں کیلئے کچھ علامتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کریم ان کے بارے میں اچھائی کا فیصلہ کر چکا ہے، مثلاً: جس شخص کو زندگی میں آسودگی، کامیابیاں، آسانیاں، اور مشکلات سے نجات ملے امید ہے کہ وہ ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہو، اس

لئے کہ اللہ تعالی نے اسی بارے میں فرمایا:

"فأما من أعطى واتقى ۔ وصدق بالحسنى ۔ فسنيسره لليسرى۔" [21]

ترجمہ: "پھر جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلی باتوں کی تصدیق کی۔ تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔"

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

" ومن يتق الله يجعل له من أمره يسرا۔" [22]

ترجمہ: "اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لئے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔"

چنانچہ جب آپکو اپنے معامالات آسان نظر آنے لگیں، اور اللہ کی طرف سے خیر کا معاملہ ہو، تو واقعی یہ ایک خوشخبری ہے چاہے آپ کو اللہ سے اس کی امید ہو یا نہ ہو۔

اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تکالیف اور مصائب کو سکون میں تبدیل کر دیا جائے، تنگی کو آسانی کا پیش خیمہ ثابت کیا جائے، حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید نے انبیاء اور اولیاء کے بارے میں یہی انداز اختیار کیا ہے، جب بھی انہیں حالات نے تنگ کیا، اور مشکلات میں پھنس گئے، تو اللہ کی طرف سے مشکل کشائی ہوئی، فرمایا:

"وزلزلوا حتى يقول الرسول والذين آمنوا معه متى نصر الله ألا إن نصر الله قريب۔" [23]

ترجمہ: "ان پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں جنہوں نے ان کو ہلا کے رکھ دیا۔ تا آنکہ رسول خود اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اللہ تعالی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا) سن لو! اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔"

مومن کیلئے کچھ بشارتیں، حالت نزاع، موت کے وقت، تکفین و تجہیز کے وقت بھی رونما ہوتی ہیں، چنانچہ دنیا سے کوچ کرتے ہوئے بشارت کے متعلق اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا:

"يا أيتها النفس المطمئنة ۔ ارجعي إلى ربك راضية مرضية ۔ فادخلي في عبادي ۔ وادخلي جنتي " [24]

ترجمہ: "اے اطمینان پانے والی روح ۔ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔"

مؤمن کیلئے بڑی خوشخبری یہ بھی ہے کہ اسکی توبہ قبول ہو جائے، جیسے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ کے واقعہ میں ہے، کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے تین افراد کے ساتھ مدنی معاشرے میں پچاس دنوں کے سوشل بائیکاٹ کیا گیا اس کے بعد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اسی حالت میں بیٹھا تھا جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمارے بارے میں قرآن مجید میں بیان کی ہے کہ دل میں اتنی گھٹن محسوس ہوتی تھی کہ زمین بھی مجھ پر تنگ ہونے لگی۔

آپ ﷺ جب خوش ہوتے تو ایسے لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے، اور اللہ تعالی نے کعب اور انکے ساتھیوں کے متعلق سورہ توبہ کی یہ آیات نازل فرمائیں:

"لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم إنه بهم رءوف رحيم ..." [25]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین اور انصار پر مہربانی کی جنھوں نے بڑی تنگی کے وقت اس کا ساتھ دیا تھا اگرچہ اس وقت بعض لوگوں کے دل کجی کی طرف مائل ہو چلے تھے۔ پھر اللہ نے ان پر رحم فرمایا کیونکہ اللہ مسلمانوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔"۔

مبشرات میں سے یہ بھی ہے کہ تھوڑے عمل پر زیادہ ثواب سے نوازا جائے، جیسے کہ، یوم عاشوراء کا روزہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "اللہ سے امید ہے کہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔"[26]

اور ایک روایت میں فرمایا:

ترجمہ: "اگر آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔"[27]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انکا قول ثابت ہے کہ: "ایک دن دس محرم سے پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ رکھو۔"

اس کے علاوہ بشارت کی ایک صورت رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا بھی ہے اس سے بھی کئی گنا ثواب کی بشارت دی گئی ہے، اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

"إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما۔" [28]

ترجمہ: "اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔"

تبلیغ دین میں قرآن کا انداز تبشیر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" يآ ايها النبى انآ ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا۔ وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا۔" [29]

ترجمہ: "اے پیغمبر! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور خدا کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔"

قرآن کریم میں مختلف طبقات کے لیے جو انداز تبشیر اختیار کیا گیا ہے ان کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

ا۔ اہل ایمان کے لیے جنت و انعام کی بشارت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وبشر الذين اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لهم جنات تجرى من تحتها الانهار كلما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هٰذا الذى

رزقنا من قبل واتوا به متشابها ولهم فيهآ ازواج مطهرة وهم فيها خالدون۔" [30]

ترجمہ: "اور خوشخبری دو انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جب انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے ملا تھا، اور انہیں ہم شکل پھل دیئے جائیں گے، اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی، اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔"

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اپنی کتاب مجید میں ترغیب کا ذکر فرماتا ہے۔ مذکورہ آیت کریمہ میں پہلے کفار اور ان کے اعمال و عذاب کے ذکر کے بعد اہل ایمان کے لیے جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعی طور پر اچھے ہوں، ان میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں۔[31]

۲۔ صبر کرنے والوں پر اللہ کی رحمت:

ارشاد ذات بابرکات ہے:

" ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين۔ الذين اذآ اصابتهم مصيبة قالوآ انا لله وانآ اليه راجعون۔ اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون۔" [32]

ترجمہ: "اور خوشخبری سنا ان صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں"۔

ان آیات میں رب تعالیٰ صبر کرنے والوں کے لیے خوشخبری بیان فرما رہا ہے، کمال عنایت دیکھیں کہ صابرین پر رحمت ہی نہیں بلکہ درودیں ہیں، خاص لفظ ان کے لئے فرمایا۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صاحبزادے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کی خوشخبری:

ارشاد خداوندی ہے:

"ونبئهم عن ضيف ابراهيم ۔ اذ دخلوا عليه فقالوا سلاما قال انا منكم وجلون۔ قالوا لا توجل انا نبشرك بغلام عليم۔ قال ابشرتموني على ان مسني الكبر فبم تبشرون۔ قالوا بشرناك بالحق۔" [33]

ترجمہ: "اور انہیں احوال سناو ابراہیم کے مہمانوں کا جب وہ اس کے پاس آئے سلام کیا تو بولے ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے، تو انہوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں تو اس پر انہوں نے کہا کہ میں تو بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں اب مجھے کس چیز کی بشارت دیتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے۔"

مذکورہ آیات میں خالق حقیقی نے حضرت جبرائیل امین کی سربراہی میں فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عمر کے اس حصے میں ایک عظیم الشان بیٹے کی خوشخبری دی جس حصے میں بظاہر ساری امیدیں ختم ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں فرمایا:

" فبشرنه بغلم حليم۔" [34]

ترجمہ: " ہم نے اسے بردبار/ تحمل مزاج بیٹے کی خوشخبری دی۔"

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صالح وہی ہے جس کی طبیعت میں بردباری ہے۔ بردباری کے بغیر صالحیت نہیں ہے۔ غصہ آگ سے ہے اور شیطان بھی آگ سے ہے۔ لہذا غصہ نکال دو اور بردباری اختیار کرو۔

۴۔ زبان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متقین/پرہیزگاروں کے لیے خوشخبری:

ارشاد خداوند کریم ہے:

" ان المتقين فى جنات وعيون۔" [35]

ترجمہ: " بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔"

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

" تلك الجنة التى نورث من عبادنا من كان تقيا۔" [36]

ترجمہ: " یہ وہ جنت ہے کہ ہم اپنے بندوں میں سے اس کو وارث بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا۔"

" يوم نحشر المتقين الى الرحمٰن وفدا۔"

ترجمہ: "جس دن ہم پرہیزگاروں کے رحمان کے پاس مہمان بنا کر جمع کریں گے۔"

" ان المتقين فى مقام امين۔" [37]

ترجمہ: " بے شک پرہیزگار ہی امن کی جگہ میں ہوں گے۔" ے

" فانما يسرناه بلسانك لتبشر به المتقين وتنذر به قوما لدا۔" [38]

ترجمہ: "پس ہم نے فرمان کو تیری زبان میں اس لیے آسان کیا ہے کہ تو اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری سنادے اور جھگڑنے والوں کو ڈرادے۔"

اسی سورہ مبارک میں مزید آگے فرمان خداوندی ہے:

"يآ ايها الذين اٰمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا ۔ يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما۔" [39]

ترجمہ: " اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ تاکہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کردے، اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانا سو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

گویا مذکورہ بالا آیات کے مفہوم سے واضح ہوا کہ تقویٰ و پرہیزگاری، اخلاق حسنہ، خوبصورت برتاؤ، خوبصورت دل، نرم زبان، کھلا ہوا چہرہ اور

دوسروں کے لئے نرمی و شفقت ہونا دین کی اصل روح ہے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں زبان مصطفی ﷺ پر اسان ہونے کا بیان فرمایا اور دوسرا اس قرآن کے ذریعے آپ اپنی زبان اقدس سے مجھ رب سے ڈرنے والوں کو خوشخبری سناو اور یہ خوشخبری یقینا اللہ تعالیٰ کے انعامات کی ہے جو رب کریم نے متقین کو جنت اور جنت کے انعام کی صورت عطا فرمائے گا۔

۵۔ شیطان/بتوں سے بچنے والوں کے لیے بشارت:

اللہ تعالیٰ سورہ الزمر میں فرماتا ہے:

" والذين اجتنبوا الطاغوت ان يعبدوها وانابوا الى الله لهم البشرى فبشر عباد۔" 40

ترجمہ: " اور جو لوگ شیطانوں/بتوں کو پوجنے سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے ان کے لیے خوشخبری ہے، پس میرے بندوں کو خوشخبری دے دو۔"

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کو جو شیطان کا کہا نہیں مانتے اور اس سے بچنے کی کوشش میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے۔

۶۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی بشارت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" يا زكريآ انا نبشرك بغلام اسمه يحيٰى لم نجعل له من قبل سميا۔ قال رب انى يكون لى غلام وكانت امراتى عاقرا وقد بلغت من الكبر عتيا۔ قال كذالك قال ربك هو على هين وقد خلقتك من قبل ولم تك شيئا۔" 41

ترجمہ: "اے زکریا! ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے نہیں بنایا اس نام کا کوئی ہم نام، عرض کیا اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا ہوں، فرمایا ایسا ہی ہے تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا۔"

مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے بڑے احسن انداز میں حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی ہے، سن ایاس کے زمانے میں جب کہ اس عمر میں اولاد کا حصول عام طور پر ممکن نہیں ہوتا۔

۷۔ فضل خداوندی کی بشارت:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

" من جآء بالحسنة فله عشر امثالها ۔" 42

ترجمہ: "جو ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں۔"

اس آیت میں رب کریم نے ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا بیان فرمائی اور یہ بھی کوئی حد آخری نہیں، اپنے فضل سے ایک سے سات سو کرے یا بے حساب کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس آیت میں نیکی کی تبلیغ اور دعوت دی جا رہی ہے اور کتنے پیارے اور احسن انداز میں کہ ایک نیکی پر دس ملیں گی اور اگر میں (رب) اپنے کرم کریم پر آوں تو ایک سے بے حساب عطا کر سکتا ہوں۔

۸ ۔نو(۹) قسم کے لوگوں کو جنت کی بشارت:

فرمان الٰہی ہے:

" التآئبون العابدون الحامدون السآئحون الراکعون الساجدون الأمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المؤمنی۔" 43

ترجمہ: "توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے اور خوشی سناو ایمان والوں کو۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا ان احکام کو بجالانے والے نو قسم کے لوگوں کو جنت کی بشارت عطا فرمائی ہے، گویا کہ رب تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تم میرے عہد کو پورا کرو، وعدہ وفا کرو تو میں جنت کی صورت میں اور اس کے انعامات کی صورت میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔

۹ ۔حضرت مریم علیہ السلام کو ایک کلمے کی خوشخبری:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اذ قالت الملآئکۃ یا مریم ان اللہ یبشرك بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والأخرۃ ومن المقربی۔ ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصالحین۔ قالت رب انٰی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر قال کذٰلك اللہ یخلق ما یشآء اذا قضٰی امرا فانما یقول لہ کن فیکون۔" 44

ترجمہ: "جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمے کی جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا جو دنیا و آخرت میں عزت والا ہوگا اور قرب والا اور لوگوں سے بات کرے گا گھوارے میں اور پکی عمر میں اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ کہنے لگیں الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ تک نہ لگایا، فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔"

مذکورہ آیت مبارکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہ السلام کو حضرت عیسی علیہ السلام جیسے عظیم فرزند کی خوشخبری عطا فرمائی ہے اور وہ بھی ایک تو اس انداز میں کہ عام طور پر بغیر شوہر کے اولاد کا حصول نہیں ہوتا تو رب کریم نے فرمادیا کہ میں (رب) جو چاہوں، جب چاہوں اور جیسے چاہوں کرنے پر قادر ہوں۔ یہی تو شان خداوندی ہے کہ جو عام نہیں ہوتا وہ رب کائنات کر دیتا ہے یہی میرے اللہ کی قدرت کاملہ ہے۔

۱۰ ۔اہل ایمان کے چہرے خوشی سے روشن ہونے کی بشارت:

ارشاد ربانی ہے:

" وجوه يومئذ مسفرة۔ ضاحكة مستبشرة۔" 45

ترجمہ: "اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے۔"

ان آیات میں رب تعالیٰ نے اہل ایمان کے چہروں کے بارے میں بیان فرمایا ہے کہ جب ان کو اپنی اخروی سعادت و کامیابی کا یقین ہو جائے گا تو اس سے ان کے چہرے خوشی سے جگ مگا اٹھیں گے۔

۱۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آنے کی بشارت:

ارشاد خداوندی ہے:

" فلمآ ان جآء البشير القاه على وجهه فارتد بصيرا قال الم اقل لكم انى اعلم من الله ما لا تعلمون۔" 46

ترجمہ: "پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا (قمیض) یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔"

مذکورہ بالا آیت میں جناب یعقوب علیہ السلام کی قوت بینائی کے واپس آنے کا بیان ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف سے آئی ہوئی قمیض کے ذریعہ سے ہوئی، جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی لے کر آئے تھے اور اس کے بعد ہی ان سب کو اپنے گناہوں کا احساس پیدا ہوا تو اپنے والد گرامی سے معافی کے طلب گار ہوئے۔

۱۲۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے نبی پاک ﷺ کے آنے کی بشارت دی:

ارشاد خداوند کریم ہے:

" واذ قال عيسى ابن مريم يا بنى اسرآئيل انى رسول الله اليكم مصدقا لما بين يدى من التوراة۔ ومبشرا برسول ياتى من بعدى اسمه احمد ۔" 47

ترجمہ: " اور جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! بے شک میں اللہ کا تمہاری طرف رسول ہوں (اور) تورات جو مجھ سے پہلے ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے آخری نبی و رسول حضرت محمد ﷺ کی خوشخبری سنائی، جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم بھی ہے:

"انا دعوة ابى ابراهيم و بشارة عيسىٰ ۔" 48

ترجمہ: "میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔"

۱۳۔ اپ ﷺ بحیثیت مبشر (بشارت دینے والے):

ارشاد ربانی ہے:

" یآ ایھا النبی انآ ارسلناك شاھدا ومبشرا ونذیرا۔" [49]

ترجمہ: "اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا۔"

اس آیت مقدسہ میں رب تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی ایک عظیم صفت "مبشر" کا بیان فرمایا اور دوسری صفت "نذیر" بیان فرمائی ہے یعنی آپ ایمان داروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب کا ڈر سنانے والے ہیں اور ہمارے عنوان کی مناسبت کے حوالہ سے اس آیت پاک میں حضور رسالت ماب ﷺ کی شان" مبشر" بیان کی گئی ہے جو آپ کے ظاہر زمانے میں ایک کثیر جماعت کے صف ایمان میں آنے کا باعث بنی اور آپ کے بعد بھی اج تک لوگ ہدایت کی طرف آرہے ہیں۔

۱۴ ۔اولیاءاللہ کے لیے دنیاوی واخروی زندگی کے بارے میں خوشخبری:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" الآ ان اولیآء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ لھم البشرٰی فی الحیاۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذٰلك ھو الفوز العظیم۔" [50]

ترجمہ: "بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں ان کے لئے خوشخبری ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔"

مذکورہ آیات میں اللہ رب العزت اپنے پیاروں کو جہاں خوف اور غمگیں نہ ہونے کا بیان فرما رہا ہے وہاں ان پاک لوگوں کے لیے دنیا وآخرت میں خوشخبری کا اعلان بھی فرما رہا ہے۔ دنیا میں یہ خوشخبری یا تو ان اولیاءاللہ کے وہ سچے خواب ہیں یا پھر موت کے وقت ایک راحت اور کوشی کی کیفیت مراد ہے یا خاص موت کے وقت اللہ کی رحمت کے فرشتوں کا آنا اور خوشخبری دینا مراد ہے۔

۱۵ ۔قرآن کریم مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری:

ارشاد خداوند کریم ہے:

" ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیء وھدی ورحمۃ وبشرٰی للمسلمین۔" [51]

ترجمہ: "اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے قرآن کریم کے چند اوصاف بیان فرمائے ایک تو یہ کہ اس میں ہر چیز کا شافی بیان، دوسرا یہ کتاب ہدایت دینے والی ہے، تیسرا یہ کتاب رحمت ہے اور چوتھا خوشخبری دینے والی کتاب ہے۔ قرآن کریم کو جو لوگ پڑھتے ہیں اور حقیقی معنوں میں اس پر عمل بھی کرتے ہیں تو قرآن ان کو انعامات کی بشارت دیتا ہے۔

۱۶ ۔نمازیوں، زکوٰۃ ادا کرنے والوں اور آخرت پر یقین رکھنے والوں کے لیے خوشخبری:

ارشاد رب العزت ہے:

" هدى وبشرى للمؤمنين الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم بالأخرة هم يوقنون۔" [52]

ترجمہ: "ہدایت اور خوشخبری ہے ایمان والوں کے لیے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

١٧۔ اللہ کی تابعداری پر قربِ مصطفیٰ ﷺ کی بشارت:

جو لوگ اللہ کی تابعداری میں آجائیں اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بھی تابعداری کا تعلق جوڑ لیں تو پھر ان کو جنت میں بھی رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوگی۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"ومن يطع الله والرسول فاولٰئک مع الذين انعم الله عليهم من النبيٖن والصديقين والشهدآء والصٰلحين وحسن اولٰئک رفيقا." [53]

ترجمہ: " اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہو تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا جو نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں میں سے ہیں، اور یہ رفیق کیسے اچھے ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں وفاداری، محبت و اطاعت گزاری کے بدلے میں اللہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت عطا فرماتا ہے۔ قرآن نے شرط لگادی کہ اس رفاقت کی بنیاد اس دنیا میں رکھنی پڑتی ہے۔ اسلاف اور پہلے زمانے کے لوگ الحب فی اللہ کو الاخوۃ کا نام دیتے تھے۔ اسی کی بنیاد حضور نبی اکرم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے وقت مواخات کی صورت میں رکھی اور مہاجرین و انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بنادیا۔ یعنی جو رفاقت جنت میں کام آنی ہے، اس کی بنیاد اس دنیا میں رکھ دی۔ اس تعلق کو قرآن نے اخوت اور رفاقت کا ٹائٹل دیا ہے۔

١٨۔ محبت، دوستی اور تعلق رکھنے پر بشارت:

محبت و تعلق قائم رکھنے والوں کی لاج قیامت کے دن رکھی جائے گی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ صحبت، سنگت، تعلق اور رفاقت دنیا و آخرت میں اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن نے فرمایا:

" الاخلآء يومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقي۔" [54]

ترجمہ: " قیامت کے دن دنیا کے سارے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر متقین کے ساتھ دوستی رکھنے والے نفع میں رہیں گے۔"

تعلق، دوستی، رفاقت اور سنگت کا یہی تصور اصحاب کہف کے کتے کی مثال سے بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ جہاں اصحاب کہف جائیں گے وہیں وہ کتا بھی جائے گا۔ جو جس کی سنگت میں ہے، اگر اپنے آپ کو اس تعلق میں فنا کردے تو وہ محبوب کے ساتھ مقام و درجہ پاتا ہے۔ یہی نظام بندوں کا ہے جو بندے اللہ والوں کے ساتھ اپنا تعلق / رفاقت کی پختگی قائم کرلیتے ہیں اور متابعت جاری رکھتے ہیں ان پر ان کا رنگ چڑھا رہتا ہے۔ وہ لوگ جو آپس میں اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں اور اخوت کے رشتے میں اللہ کی وجہ سے آپس میں ملتے ہیں اور اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، ان لوگوں کو نور کے منابر پر بٹھایا جائے گا، اللہ ان کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔ ان سے محبت کرنا اللہ نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے۔

۱۹ ۔قرآن کریم کی احسان کرنے والوں کے لیے خوشخبری:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" ومن قبله كتاب موسٰى اماما ورحمة وهٰذا كتاب مصدق لسانا عربيا لينذر الذين ظلموا وبشرٰى للمحسنين۔" [55]

ترجمہ: "اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور احسان کرنے والوں کو بشارت ہو۔"

۲۰ ۔عاجزی کرنے والوں کے لیے بشارت(خوشخبری):

ارشاد رب تعالیٰ ہے:

" فالٰهكم اله واحد فله اسلموا وبشر المخبتين۔" [56]

ترجمہ: "تو تمہارا معبود ایک ہی ہے، تم اسی کے تابع ہو جاو اور (اے محبوب) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔"

۲۱ ۔اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت، رضا اور جنتوں کے دوامی خوشخبری اور اجر عظیم کی بشارت:

ارشاد ربانی ہے:

" الذين اٰمنوا وهاجروا وجاهدوا فى سبيل الله باموالهم وانفسهم اعظم درجة عند الله واولٰئك هم الفآئزون۔ يبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم۔ خالدين فيهآ ابدا ان الله عنده اجر عظيم۔" [57]

ترجمہ: "جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بڑے مرتبہ والے ہیں یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی۔ ان کے لیے وہاں دائمی نعمت ہے، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

" ان الذين اٰمنوا والذين هاجروا وجاهدوا فى سبيل الله اولٰئك يرجون رحمت الله والله غفور رحيم۔" [58]

ترجمہ: "بے شک وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں۔"

۲۲ ۔نیک اعمال کرنے والوں کے لیے بڑے اجر کی خوشخبری:

ارشاد خداوند کریم ہے:

" ان هٰذا القراٰن يهدى للتى هى اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجرا كبيرا۔" [59]

ترجمہ: "یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور خوشخبری سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔"

۲۳ ۔ نعمت پر چلنے والوں اور اللہ تعالیٰ سے بغیر دیکھے ڈرنے والوں کے لیے مغفرت اور عزت والے ثواب کی خوشخبری:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" انما تنذر من اتبع الذكر وخشي الرحمٰن بالغيب فبشره بمغفرة واجر كريم"۔[60]

ترجمہ: "تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نعمت پر چلے اور رحمٰن سے بن دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو۔"

۲۴ ۔انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق قرآن کا انداز تبشیر:

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

" مثل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله كمثل حبة أنبتت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة والله يضاعف لمن يشاء والله واسع عليم۔" [61]

ترجمہ: " جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے، افزونی عطا فرماتا ہے وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

" وبشر المخبتين ۔ الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم والصابرين علىٰ ما أصابهم والمقيمي الصلاة ومما رزقناهم ينفقون۔" [62]

ترجمہ: " اور اے نبی ﷺ، بشارت دے دے عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

قرآن کریم کے روحانی ومادی اثرات:

تبلیغ دین میں قرآن کے انداز تبشیر کے بڑے گہرے اور مثبت اثرات ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن کی عظمت و شان شان اور روحانی ومادی اثرات / قوت تاثیر بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"لو انزلنا هٰذا القرأن علىٰ جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله۔" [63]

ترجمہ: " اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔"

یہ بات واشگاف طور واضح ہے کہ انسانوں کے دل اس کلام سے کیوں نرم نہیں ہو سکتے۔قرآن مجید کو تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے اس کی ایک شرط خوف خدا بیان فرمائی ہے:

"ذٰلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين۔" [64]

ترجمہ: "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں، پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"شهر رمضان الذی انزل فيه القرأن هدی للناس وبينات من الهدٰی والفرقان" [65]

"رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔"

سورہ یونس میں اللہ کریم فرماتا ہے:

"یآ ایها الناس قد جآءتکم موعظة من ربکم وشفآء لما فی الصدور وهدی ورحمة للمؤمنین۔" [66]

ترجمہ: "اے لوگو! تمہارے رب سے نصیحت اور دلوں کے روگ کی شفا تمہارے پاس آئی ہے، اور ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔"

اسی طرح قرآن کو تمام بنی نوع انسان اور خصوصا مومنوں کے لئے ہدایت اور شفا قرار دیتے ہوئے فرمایا:

" قل هو للذين اٰمنوا هدی و شفاء" [67]

ترجمہ: "تو کہہ دے کہ وہ تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور شفا ہے۔

پھر یہ بھی واضح فرمایا کہ مومنوں کیلئے تو موجب شفا ہے مگر ظالموں کیلئے نہیں:

" و ننزل من القرأن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين و لا يزيد الظٰلمين الا خسارا" [68]

ترجمہ: "اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔"

حضرت امام رازیؒ نے قرآن کے شفا ہونے سے کفر کی بیماری کا دور ہونا۔ نیز جسمانی بیماریوں سے شفا بھی مراد لی ہے۔[69]

ایمان اور خدا ترسی سے قرآن کی تلاوت سننے والوں پر اس کے ظاہری اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی یہ تاثیر بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

" الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الٰی ذكر الله ذٰلك هدی الله يهدی به من يشآء ومن يضلل الله فما له من هاد" [70]

ترجمہ: " اللہ ہی نے بہترین کلام نازل کیا ہے یعنی کتاب باہم ملتی جلتی ہے (اس کی آیات) دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں اور دل یاد الٰہی کی طرف راغب ہوتے ہیں، یہی اللہ کی ہدایت ہے اس کے ذریعے سے جسے چاہے راہ پر لے آتا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں۔"

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ پر اثر:

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اسلامی غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صف اول کے مجاہدین میں سے تھے اور بہادر

غازی کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے تلاوت کے دوران خشوع قلب میں ان سے زیادہ بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔[71]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہونا:

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر قرآن سننے کے وقت خشوع وخضوع کی حالت طاری ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی موجودگی میں صحابہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کی تلاوت سنائی تو سب پر رقت طاری ہو گئی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ رقت کے وقت دعا کو غنیمت جانو کیونکہ یہ بھی رحمت ہے۔[72]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کا قرآن کی تلاوت سن کر بدکنا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رات کو نماز میں سورہ کہف کی تلاوت کر رہے تھے جبکہ پاس ہی ایک جانب ان کا گھوڑا بندھا تھا جو بدکنے لگا جب انہوں نے سلام پھیرا تو آسمان پر دیکھا کہ ایک سائبان بنا ہوا تھا جس میں چراغ روشن تھے۔ صبح انہوں نے اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک (قسم کی) سکینت تھی جو قرآن پاک کی (تلاوت) کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔[73]

قرآن کی تاثیر، کرامات اور فضائل کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم کی کرامات اور فضائل بیان فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: " اللہ کی کتاب قرآن کریم میں تم سے پچھلوں کے متعلق بھی تذکرہ ہے اور تمہارے بعد کا بھی نیز اس میں تمہارے درمیان ہونے والے معاملات کا حکم ہے اور یہ سیدھا سچا فیصلہ ہے۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ جس نے اسے حقیر جان کر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ پھر جو شخص اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کی ایک مضبوط رسی ہے اور یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جسے خواہشات نفسانی ٹیڑھا نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔ یہ بار بار دہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سن کر جن کہہ اٹھے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے۔ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو بلایا اسے صراط مستقیم پر چلا دیا گیا۔"[74]

قرآن کریم کی تاثیر سے ہدایت پانے والے:

اب قرآن کریم کی روحانی تاثیرات کے سبب ہدایت پانے والوں کے متعلق بعض حیرت انگیز اور دلنشین واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ " ھدی للمتقین" پیشگوئی کے مطابق (کہ یہ قرآن متقیوں کے لئے ہدایت ہوگا) خدا ترس لوگوں کے لئے قرآن کس

طرح ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قرآن کا اثر اور ان کا قبول اسلام:

روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کو زدوکوب کر کے خون آلود کر چکے تورات کے پہلے حصہ میں بھی انہیں یہ پڑھتے سنا" اقرأ باسم ربک الذی خلق العلق:2) اور رات کے آخری حصہ میں بھی۔ علی الصبح وہ تلوار ہاتھ میں لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دار ارقم میں حاضر ہوگئے۔ جب دروازہ پر دستک ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو آنے دو۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر وہ غلط ارادے سے آئے ہیں تو انہی کی تلوار سے ان کا کام تمام کر دیا جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ ! کس ارادہ سے آئے ہو؟ عرض کیا اسلام قبول کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ پھر انہوں نے اسی وقت اشهد ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی تو آنحضرت ﷺ نے خوشی سے باآواز بلند نعرہ تکبیر بلند کیا۔[75]

یہ پہلا نعرۂ تکبیر تھا جو مکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہم آواز ہو کر مسلمانوں نے بلند کیا، جس کی آواز بطحا کی پہاڑیوں میں گونجی۔ یہ واقعہ ساتویں سال نبوت کے قریب کا ہے۔

سورۃ الذاریات کی آیات کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اثر:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی بعض قرآنی آیات کی تلاوت رسول کریم ﷺ سے سن کر قبول اسلام کی سعادت پائی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے قبول اسلام کا واقعہ خود اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مکہ میں پہلی دفعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ سعدی بنت کریز سے سنا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اللہ کے پیغام کی طرف بلاتے ہیں اور ان کا دین غالب آئے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔ میں انہی خیالوں میں تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دوستانہ مجلس میں پوچھ لیا کن سوچوں میں گم ہو؟ میں نے اپنی خالہ کی بات کہہ سنائی اس پر انہیں تبلیغ کا موقع مل گیا۔ کہنے لگے اے عثمان رضی اللہ عنہ ! تم حق و باطل میں فرق کر سکتے ہو اور ان اندھے بہرے گونگے بتوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان۔ میں نے کہا بات تو درست ہے۔ وہ کہنے لگے "پھر تمہاری خالہ نے سچ ہی تو کہا ہے اور اگر تمہیں شوق ہے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر ان سے کچھ کلام تو سنو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دی۔ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت پیدا کر دی۔[76]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں اپنی دوسری خالہ اروی بنت عبد المطلب کی عیادت کرنے گیا تو وہاں حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے مجھ پر نگاہ ڈالی۔ اس روز آپ ﷺ کی ایک عجیب شان اور کیفیت تھی۔ مجھے فرمایا: عثمان! تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا مجھے تعجب ہے کہ ہمارے درمیان آپ ﷺ کا ایک مقام و مرتبہ ہے اس کے باوجود آپ پر کیچڑ اچھالا جاتا اور مخالفت کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے بڑے جلال سے فرمایا۔ لااله الاالله۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ خدا جانتا ہے۔ یہ سن کر میں کانپ گیا۔ پھر آپ

ﷺ نے سورہ ذاریات کی وہ آیات تلاوت کیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت یوں بیان ہے:

" و فی السماء رزقكم و ما توعدون. فو رب السماء و الارض انه لحق مثل مآ انكم تنطقون" [77]

ترجمہ: "اور آسمانوں میں تمہارا رزق ہے اور وہ بھی ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ پس آسمان اور زمین کے رب کی قسم! یہ یقیناً اسی طرح سچ ہے جیسے تم (آپس میں) باتیں کرتے ہو۔"

سورہ مریم اور سورہ طٰہٰ کی آیات کا شاہ حبشہ نجاشی پر اثر:

شاہ حبشہ اصحمہ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی تقریر کے دوران سورہ مریم کی تلاوت کا ان پر بہت اثر ہوا کہ تلاوت سننے کے بعد قبول اسلام کی توفیق پائی۔ مکی دور میں حبشہ کی طرف مسلمانوں نے ہجرت کی اور کفار نے ان کا تعاقب کر کے نجاشی شاہ حبشہ کے دربار تک رسائی حاصل کر کے مسلمانوں کو واپس لانے کی کوشش کی تو اس وقت اور انہوں نے مہاجرین حبشہ کو واپس مکہ بھجوانے کی بجائے ان کے ساتھ عدل و انصاف کا سلوک کیا۔ اس کے بعد جب حضور ﷺ کا خط انہیں پہنچا تو وہ احتراما تخت شاہی سے نیچے اتر آئے اور رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی آنکھوں سے لگا کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں۔ پھر وہ خط ایک ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں رکھ کر کہا جب تک یہ ہمارے گھرانے میں رہے گا، اہل حبشہ اس کی حفاظت کی بدولت ہمیشہ خیر و برکت پاتے رہیں گے۔ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے جوابی خط میں اپنے قبول اسلام کی درخواست کرتے ہوئے لکھا کہ (اے اللہ کے رسول ﷺ!) میں آپ ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ آپ ﷺ کے ہاتھ پر خدا کی خاطر بیعت کرتا ہوں۔ [78]

یمن کے سردار طفیل بن عمرو پر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا اثر:

طفیل بن عمرو الدوسی کا تعلق یمن کے قبیلہ دوس سے تھا۔ آپ ایک شاعر تھے۔ انہوں نے سورہ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت رسول کریم ﷺ سے سن کر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ زمانہ جاہلیت میں دوس قبیلہ کے سردار تھے طفیل بن عمرو اپنے قبیلہ کے علاقہ تہامہ کو چھوڑ کر مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس وقت رسول اکرم ﷺ اور کفار قریش کے درمیان حق و باطل کی زبردست کشمکش برپا تھی اور فریقین میں سے ہر ایک اپنے اور اپنی جماعت کے لئے اعوان و انصار فراہم کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔ [79]

اہل یمامہ کا رونا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سورۃ الحدید کی مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی گئی:

" الم يان للذين اٰمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق۔" [80]

ترجمہ: کیا اب تک ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے، اس سے نرم ہو جائیں۔"

تو آپ کے پاس اہل یمامہ آئے ہوئے تھے وہ یہ آیت سن کر زار و قطار رونے لگے، آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ ہم بھی اسی طرح ہی تھے۔ [81]

نجاشی اور اصحاب نجاشی کا مسلمان ہونا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ترجمہ: "جب نبی کریم ﷺ کے اصحاب نجاشی کے پاس گئے اور صحابہ نے قرآن پڑھا اور ان کے علماء نے سنا اور راہبوں نے بھی سنا تو حق کو پہچاننے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور حضرت سعید بن جبیر نے کہا کہ نجاشی اپنے تیس ساتھی جو اچھے تھے وہ نبی کریم ﷺ کے پاس روانہ فرمائے، جب وہ آپ ﷺ کے پاس اۓ تو آپ ﷺ نے بھی قرآن پڑھا تو ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگے اور زبان سے کہنے لگے ہم نے اس کو پہچان لیا ہے اور وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے واپس جا کر یہ خبر نجاشی کو دی تو وہ بھی مسلمان ہو گیا۔"[82]

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا زار و قطار رونا:

صف اولیاء کے ایک عظیم امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ وہ ایک قافلہ میں تھے تو انہوں نے کسی سے قرآن کریم کی تلاوت سنی جس کا مفہوم یہ ہے:

" الم یأن للذین اٰمنوٓا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق ۔" [83]

ترجمہ: "اہل ایمان کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان قلوب اللہ کے ذکر سے خوف زدہ ہو جائیں۔"

اس آیت کریمہ کا فضیل بن عیاض کے قلب پر ایسا اثر ہوا جیسے کسی نے تیر سے زخم لگا دیا ہو، آپ اپنی زبان سے توبہ و استغفار کرتے ہوئے یہ الفاظ ادا کرنے لگے: "یہ گرت گری کا کھیل کب تک جاری رہے گا، اب وقت آ چکا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں چل پڑیں۔ یہ کہہ کر زار و قطار رونے لگے اور اس کے بعد عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔" [84]

خلیفہ ہارون الرشید پر قرآن کا اثر:

خلیفہ ہارون الرشید اپنے ایک دوست کے ساتھ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس ملاقات کے لئے آئے تو اس وقت حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے، جس کا مفہوم یہ ہے:

ترجمہ: " کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں جنہوں نے برے کام کئے ہیں ہم ان کو نیک کام کرنے والوں کے برابر کر دیں گے۔" یہ سن کر خلیفہ ہارون الرشید کہنے لگا: "اس سے بڑی نصیحت اور کیا ہو سکتی ہے۔"[85]

حاصل کلام:

قرآن کریم کا یہ منفرد اسلوب اور انداز ہے کہ اپنے ماننے والوں کے لیے ترغیب، انعامات، بشارت اور خوشخبری کا پیغام بھی دیتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تبلیغ دین کے سلسلہ میں قرآن کا انداز تبشیر کافی حد تک کارفرما رہا ہے۔ انداز تبشیر سے لوگ جلد اس کام کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ تبلیغ دین میں انداز تبشیر زیادہ مناسب، بہتر اور موثر ثابت ہوا ہے، اس سے ہی اس موضوع کا مقام و مرتبہ واضح ہو جاتا ہے۔ مزید ان تمام واقعات سے یہی سبق اور نتائج سامنے آتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھنے اور سننے والوں پر اثر رکھتا ہے اور ان پر اپنا رنگ ظاہر کرتا ہے اور

یہ کہ قرآن کریم کے اثرات تب ہی نہیں تھے، آج بھی ہیں بلکہ اس کے اثرات تا قیامت باقی رہیں گے۔

References:

1. Surah Al-Maida5:67
2. Surah Al-Nahl16:125
3. Surah Al-Imran3:110
4. Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Al-Jamia Al-Sahih,V2, Kitab Ahadees Al-Anbiya, Chapter:Mazukira An Bani Israil, Dar-ul-Qalam, Beirut, Labnon,1401AH/1981AD, Hadith3461
5. Naeemi, Ahmad Yar Khan, Marat-ul-Manajeh, V1, Maktaba-tul-Madina, Gujrat, 2015AD, Page185
6. Muslim, Abu Al-Hussain Ibn Alhajaj, Al- Sahih Al-Muslim, Kitab Al-Amara, Chapter:Fazal Aanta Al-Ghazi., Dar-ul-Ahya Alturas Alarbi, Barout, Lebanon, Hadith4899
7. Urdu Lughat Tareekhi Asoolon Per, Qaumi o Adabi Virsa Division, Govt of Pakistan, 2017AD
8. Surah Al-Nahl16:89
9. Surah Al-Isra17:9
10. Muslim, Abu Al-Hussain Ibn Alhajaj, Al- Sahih Al-Muslim, Kitab Fazail-Al-Qur'an.., Chapter:Fazal-il-Fatehate wa Khawatime Surahtil Baqra..., Hadith1877
11. Surah Al-Furqan25:56
12. Surah Al-Zamar39:17
13. Surah Al-Yunas10:63-64
14. Surah Al-Tauba9:20-21
15. Surah Al-Baqra2:155-157
16. Surah Al-Yunas10:62-64
17. Muslim, Abu Al-Hussain Ibn Alhajaj, Al- Sahih Al-Muslim, Kitab/Alsalat Arruiya, Chapter:Al-Nahi un Qir'at/Bab Fi Kaune Arroya Minullah..., Hadith1075,5906-9
18. Surah Al-Shura42:49-50
19. Surah Al-Nahl16:58-59
20. Surah Al-Rom30:46
21. Surah Al-Lail92:5-7
22. Surah Al-Tala'q65:4
23. Surah Al-Baqra2:214
24. Surah Al-Fajr89:27-30
25. Surah Al-Tauba9:117
26. Muslim, Abu Al-Hussain Ibn Alhajaj, Al- Sahih Al-Muslim, Kitab Al-Siyam, Chapter:Ay-Yaume Yusamo Fi Ashoora, Hadith2658
27. Muslim, Abu Al-Hussain Ibn Alhajaj, Al- Sahih Al-Muslim, Kitab Al-Siyam, Chapter:Ay-Yaume Yusamo Fi Ashoora, Hadith2666
28. Surah Al-Ahzab33:56
29. Surah Al-Ahzab33:45-46
30. Surah Al-Baqra2:25
31. Khazain-ul-Furqan
32. Surah Al-Baqra2:155-157
33. Surah Al-Hajar15:51-55
34. Surah Al-Safat37:101
35. Surah Al-Hajar15:45
36. Surah Mariyam19:63
37. Surah Mariyam19:85
38. Surah Al-Dukhan44:51
39. Surah Mariyam19:97
40. Surah Al-Zamar39:17
41. Surah Mariyam19:7-9

42. Surah Al-Ana'm6:160
43. Surah Al-Tauba9:112
44. Surah Al-Imran3:45-47
45. Surah Abs80:38-39
46. Surah Yusaf12:96
47. Surah Al-Saf61:6
48. Aisar Al-Tafaseer
49. Surah Al-Akhzab33:45
50. Surah Yunas10:62-64
51. Surah Al-Nahal16:89
52. Surah Al-Namal27:2-3
53. Surah Al-Nisa4:69
54. Surah Al-Zukharf43:67
55. Surah Al-Ahqaf46:12
56. Surah Al-Hajj22:34
57. Surah Al-Tauba9:20-22
58. Surah Al-Baqra2:218
59. Surah Al-Isra17:9
60. Surah Yaseen36:11
61. Surah Al-Baqra2:261
62. Surah Al-Hajj22:34-35
63. Surah Al-Hashar59:21
64. Surah Al-Baqra2:2
65. Surah Al-Baqra2:185
66. Surah Yunas10:57
67. Surah Al-Sajda32:44
68. Surah Babi Israil17:83
69. Al-Raazi, Fakhar-ul-Deen Abu Abdullah Muhammad Bin Umer, Tafseer Al-Fakhar Al-Raazi, V1, Dar-ul-Fikar, Bairout, 1981Ad/1401AH, Page281
70. Surah Al-Zamar39:23
71. Abu Al-Qasim Ibn-e Asakar, Tareekh-e-Damishq, V30, Page280
72. Tafseer Qartabbi, V15, Page280
73. Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Al-Jamia Al-Sahih, Kitab Fazail Al-Qur'an, Chapter:Nazool-e-Sakina, Hadith5018
74. Tirmzi, Abu Eissa Muhammad Bin Surah, Al-Jamia Al-Tirmzi, Kitab Fazail Al-Qur'an, Chapter: Fazal Al-Qur'an, Hadith2906
75. Ibn-e-Hashaam, V1, Page343-344.Majma Al-Zawaid, V9, Page62
76. Imad-ud-Deen Abu Al-Qada'a Ismail Bin Umer, Al-badaya wa Al-Nahaya, V7, Page223
77. Surah Al-Zuriyat51:22-23
78. Al-Wafa Ibne Al-Jauzi, V1, Page479-480.Tareekh Al-Khamees, V2, Bairout, Page31
79. Seerat Ibn-e-Hashaam, V1, Page382-384.Al-Seerat-ul-Aljalbiat, V12, Page25.Al-Khasais-Al-Kubra, V1, Page223
80. Surah Al-Hadeed57:16
81. Al-Barousawi, Ismail Haqqi, Tafseer Ro'oh Al Biyan, V11, Page564
82. Saeedi, Allama Ghulam Rasool, Tabiyan-ul-Qur'an, V3, Page273
83. Surah Al-Hadeed57:16
84. Attar, Shaikh Fareed-ud-Deen, Tazakira-tul-Auliya Mutarjam, Maktaba Mujadadiya, Zia-ul-Qur'an Publications/Al-Farooq Foundation, Lahore, 1997AD, Page56
85. Attar, Shaikh Fareed-ud-Deen, Tazakira-tul-Auliya Mutarjam, Page58